ہے۔ حضرت عمر رضؓ نے کہا جو تو چاہے گویا حضرت عمر رضؓ نے وعظ کو اچھا نہ سمجھا مگر روکنا بھی مناسب معلوم نہ ہوا۔ معاویہ کندی نے کہا کہ میرے آنے کی غرض ہی یہ ہے کہ میں آپ کے کہنے پر عمل کروں۔ فرمایا مجھے خوف ہے کہ وعظ کرتے کرتے تیرا دماغ بلند ہو جائے۔ یہاں تک کہ ثریا ستاروں کو پہنچ جائے۔ پس اس کا نتیجہ یہ ہو کہ قیامت کے دن خدا تجھے اتنا ہی ان کے قدموں کے نیچے کر دے۔ اس کو امام احمدؒ نے اپنی مسند میں اور ضیاء مقدسیؒ نے مختارہ میں روایت کیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ مجبوری کے وقت عورت برابر کھڑی ہو سکتی ہے۔ پس اسی طرح مردوں کو سمجھ لینا چاہیے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض دفعہ مساجد میں عورتوں کے لئے پیچھے جگہ نہیں ہوتی تو دائیں بائیں کوئی حرج نہیں۔

قصر نماز کا بیان

مسافت قصر

سوال :۔ مسافر پر کم از کم کتنے میل کے سفر کے بعد نماز قصر لازم آتی ہے۔

ماسٹر حفیظ الرحمن ایم۔ اے گورنمنٹ ہائی سکول للت پور ضلع جھانسی یو۔ پی

جواب :۔ ۹ میل کے سفر میں دوگانہ درست ہے اس کی بابت صحیح مسلم میں حدیث آئی ہے۔ مسافر اپنے گاؤں یا شہر کی حدود سے باہر نکلتے ہی دوگانہ شروع کر سکتا ہے۔ چنانچہ دوسری روایات میں آیا ہے۔

عبداللہ امرتسری

مسافر کا پوری نماز پڑھنا

سوال :۔ مسافر پوری نماز پڑھ سکتا ہے۔

جواب :۔ دوگانہ کا تارک گنہگار نہیں۔ ہاں بہتر یہی ہے کہ دوگانہ پڑھے۔ حدیث میں ہے۔ ان اللہ یحب ان توتی رخصہ۔ یعنی خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی رخصت قبول کی جائے۔

عبداللہ امرتسری

سفر کے موقعہ پر ریل وغیرہ میں قبلہ رُو ہونا

سوال :۔ کیا سفر میں نماز کے لئے قبلہ رُو کھڑا ہونا ضروری ہے۔ ریل میں بوقت نماز منہ کس طرف کرنا چاہیئے۔

جواب :۔ فرض نمازوں میں قبلہ رُو ہونا ضروری ہے خواہ ریل کا سفر ہو یا کوئی اور ہاں تھوڑے بہت فرق کا کوئی حرج نہیں کیونکہ حدیث ما بین المشرق والمغرب قبلۃ سے ثابت ہوتا ہے کہ عین بیت اللہ کی طرف منہ ضروری نہیں بلکہ وہ جانب کافی ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑ یکم مئی ۱۹۳۸ء ۔ ۲۷ صفر ۱۳۵۷ھ

تین میل یا اس سے کم مسافت پر قصر

سوال :۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی کوئی حد مقرر نہیں کی تو چھوٹے سے چھوٹے سفر میں قصر ہونا چاہیئے۔ چنانچہ بعض لوگ اسی خیال کے ہیں۔ زاد المعاد میں ہے

ولم یحد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لامتہ مسافۃ محدودۃ للقصر والفطر بل اطلق لھم ذالک فی مطلق السفر والضرب فی الارض کما اطلق لھم التیمم فی کل سفر واما ما یروی عنہ من التحدید بالیوم والیومین والثلاثۃ فلم یقع عنہ فیھا شی البتۃ وجواز القصر والجمع فی طویل السفر وقصیرہ مذھب کثیر من السلف (سبل جلد۱) یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں نماز قصر اور روزہ ترک کرنے کے لئے اُمت کو کوئی حد معین نہیں بتائی بلکہ مطلق سفر چھوٹے اور بڑے میں قصر اور فطر ان کے لئے جائز رکھا ہے۔ جیسا ان کے لئے تیمم ہر سفر میں جائز ہے اور جو ایک یا دو یا تین روز کی مسافت کے ساتھ حد سفر جناب سے منقول ہے اس میں سے کوئی بھی جناب سے صحیح طور پر ثابت نہیں اور ہر چھوٹے بڑے سفر میں قصر اور جمع بین الصلوتین کا جواز اکثر سلف کا مذہب ہے۔

عبداللہ بن عمرؓ سے ایک میل پر قصر کرنا صحیح سند سے ثابت ہے مگر یہ منشاء اسلام کے خلاف ہے کیونکہ اسلام نے سفر کو دواعی سہولت میں شمار کیا ہے اور غرض اسلام کی یہ ہے کہ جس طرح مرض سے انسان میں بجا آوری

احکام کی طاقت نہیں رہتی۔ اسی طرح سفر بھی جسمِ انسان کو چور چور کر دیتا ہے۔ لہٰذا اس میں بھی قوانین تخفیف کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور بعض دفعہ قلت وقت اور تکلیف نزول سفر میں قصر کے علاوہ دیگر سہولت کے داعی بن جاتے ہیں۔ چنانچہ جمع صلوتین سفر میں غالباً اسی لئے کی جاتی ہے تو میل دو میل کے سفر میں کس طرح افطار اور ترک جمعہ اور قصر وغیرہ کی اجازت ہو سکتی ہے۔ ہاں نو دس میل کا سفر جس میں اہل حدیث کے نزدیک قصر وغیرہ جائز ہے۔ ریل یا موٹر پر کسی ایسی تکلیف کا موجب نہیں ہوتا مگر پیادہ کے لئے تو تکلیف دہ ضرور ہے۔

کم از کم ایک صورت میں علت شرعی موجود ہے بخلاف اس کے کہ دو تین میل کا سفر تو ہر صورت علت حکم سے خالی ہے لہٰذا اس میں تخفیفاتِ سفر کا استحقاق نہ ہونا چاہیے۔ بعض لوگ حد سفر مقرر کرتے ہیں مگر ان میں بھی بہت اختلاف ہے۔ نیل السلام میں حدیث انس کے تحت جو لکھا ہے اُس کا اُردو ترجمہ یہ ہے۔

" اس میں اختلاف ہے کہ قصر کتنی مسافت پر ہونا چاہیئے اس میں بیس قول ہیں۔ ظاہریہ کا عمل اس حدیث پر ہے جس میں تین کوس یا نو کوس شک کے ساتھ آیا ہے، اور کہتے ہیں قصر کی مسافت تین کوس ہے اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس میں تین کوس مشکوک ہے۔ ہاں اس حدیث سے نو کوس پر استدلال ہو سکتا ہے کیونکہ تین کوس نو میں داخل ہیں۔ پس اکثر لے لیا جائے گا۔ اور اسی میں احتیاط ہے لیکن کہا گیا ہے کہ نو کوس کی طرف کوئی نہیں گیا۔ البتہ سعید بن منصور کی حدیث سے ظاہریہ کا استدلال صحیح ہو سکتا ہے جس میں تین کوس بغیر شک کے ہے "

ابو سعید خدری کی یہ حدیث تین کوس کے مسافر کو قصر کی اجازت دیتی ہے۔ نیل الاوطار جلد ۳ صفحہ ۲۰۳ میں ہے

ولکنه روی سعید بن منصور عن ابی سعید قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سافر فرسخا یقصر الصلوٰة وقد اورد الحافظ هذا فی التلخیص ولم یتکلم علیه فان صح کان الفرسخ هذا هو المتیقن ولا یقصر فیما دونه الا اذا کان یسمی سفرا لغة وشرعا۔

سعید بن منصور نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین کوس پر قصر کرتے۔ اس حدیث کو حافظ ابن حجرؒ نے تلخیص میں ذکر کیا ہے اور اس پر کلام نہیں کی پس اگر یہ حدیث صحیح ہو تو یہ فیصلہ کن ہے اور پھر تین کوس سے کم میں قصر نہیں ہوگی۔ مگر اس صورت میں کہ تین کوس سے کم پر بھی لغۃً یا شرعاً سفر کا اطلاق ہو سکے۔

کیا ابو سعید کی یہ حدیث قابلِ احتجاج ہے تو ٹھیک ورنہ ہم کسی صورت بھی نو میل سے کم مسافت پر قصر اور فطر

وغیرہ نہیں کر سکتے۔ میرے پاس تو تلخیص ہے اور نہ اسماء الرجال کی کوئی کتاب ہے۔ لہٰذا براہِ مہربانی حدیث ابی سعید کے متعلق تسلی بخش تحقیق عنایت فرمائیں تاکہ سارا اختلاف ختم ہو جائے اور مسلم شریف کی مندرجہ ذیل حدیث کا شک راوی رفع ہو جائے۔

عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج مسیرۃ ثلاثۃ امیال او ثلاثۃ فراسخ قصر الصلوٰۃ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین کوس یا تین فرسخ (نو کوس) نکلتے یعنی سفر کرتے تو دوگانہ پڑھتے۔

فتح الباری میں اس حدیث کے متعلق لکھا ہے وھو اصح حدیث ورد فی بیان ذالک واصرحہ۔ یعنی یہ حدیث اس بارہ میں بہت صحیح اور بہت صریح ہے۔

جواب: میری تحقیق بھی یہی ہے کہ یہ حدیث فیصلہ کن ہے۔ سعید بن منصور کے حوالہ سے تین کوس کی حدیث جو سوال میں لکھی گئی ہے اس کی صحت معلوم نہیں۔ چنانچہ امام شوکانی کی عبارت سے ظاہر ہے۔ تلخیص میں بھی گئی ہے اس میں بھی اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ صرف سعید بن منصور کے حوالہ سے ذکر کر دی ہے۔ اس پر کلام نہیں کی نہ اس کی سند ذکر کی ہے ——— اور یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ والی مسلم کی ہے جس کی صحت میں کوئی شبہ نہیں۔ اس لئے اس پر مسئلہ کی بنا رکھنی چاہیئے۔ مگر چونکہ اس حدیث میں تین کوس اور نو کوس شک کے ساتھ آیا ہے اس لئے احتیاطاً نو کوس پر دوگانہ پڑھنا چاہیئے کیونکہ نو کوس میں تین کوس آجاتے ہیں۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

قصر کی مدت

سوال: اس بارہ میں بھی بہت اختلاف ہے کہ مسافر کتنے روز ایک جگہ مقیم رہ کر قصر کر سکتا ہے۔ بعض تین روز کہتے ہیں۔ ائمہ ثلاثہ مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ کا یہی مذہب ہے۔ بعض پندرہ، بعض انیس کے قائل ہیں۔ اور دلائل بھی رکھتے ہیں۔ اس کو تردد پر حمل کرنا غلط ہے۔ کیونکہ صحابہ سے بلا تردد بلکہ عزم و جزم کی صورت میں انیس روز تک قصر ثابت ہے نیز تردد کی صورت میں کوئی تعداد ایام معین نہیں بلکہ تردد مسافر مہینوں تک بلکہ سالوں تک قصر کر سکتا ہے۔ ترمذی میں ہے۔

ثم اجمع اھل العلم علی ان للمسافر ان یقصر مالم یجمع اقامۃ وان اتی علیہ سنون۔ یعنی اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ مسافر جب تک اقامت کی پختہ نیت نہ کرے قصر کر

سکتا ہے۔ خواہ کتنی سال گزر جائیں تو کیا انیس یا سترہ یا پندرہ روز اقامت کرنے والا مسافر قصر کر سکتا ہے نیز تین روز ایک جگہ رہنے والا مسافر جس طرح نماز قصر کر سکتا ہے اس طرح افطار اور ترک جمعہ بھی۔ ان تین دنوں میں کر سکتا ہے یا نہیں۔ اگر کر سکتا ہے تو بصورت جواز قصر بارہ یا پندرہ یا سترہ روز افطار و ترک جمعہ بھی جائز ہونا چاہیئے۔ اور جن کے نزدیک مذکورہ بالا ایام تک قصر جائز ہے ان کو اتنے روز افطار اور ترک جمعہ بھی جائز رکھنا چاہیئے۔

جواب:۔ چونکہ سلف میں اختلاف ہے اور جن صحابہ رضہ عبداللہ بن عباسؓ ؛ سے انیس روز قصر کرنے کی روایت آئی ہے ان کی دلیل فتح مکہ کی حدیث ہے کہ آپ انیس روز مکہ میں ٹھہرے اور قصر کرتے رہے اس روایت میں یہ شبہ ہے کہ آپ اتنے روز تردد میں ٹھہرے ہوں اور تردد والا خواہ کتنے روز ٹھہرے وہ قصر کر سکتا ہے۔ چنانچہ ترمذی کے حوالے آپ نے ذکر کیا ہے۔ اور عبداللہ بن عباس رضہ کا اس سے عزم و جزم سمجھنا یہ اسی صورت میں حجت ہو سکتا تھا جب کہ سلف کا اس مسئلہ میں اختلاف نہ ہوتا۔ جب وہ خود مختلف ہیں تو اب عزم و جزم کے متعلق کوئی تسلی نہیں۔ پس احتیاط اسی میں ہے کہ جتنے دن آپ کا قیام عزم و جزم سے ثابت ہے اس پر مسئلہ کی بنا رکھی جائے۔ سو وہ تین چار دن کے درمیان ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقعہ پر ۴ ذی الحجہ کو مکہ معظمہ پہنچے ہیں۔ اور ۸ کو منیٰ کی طرف روانہ ہو گئے اور ان تین چار دن میں دوگانہ پڑھتے رہے اور یہ قیام بہ نیت عزم و جزم تھا۔ کیونکہ حاجی کے لئے منیٰ کی طرف روانگی کا دن ۸ ذی الحجہ ہے پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام ۸ ذی الحجہ تک بہ نیت عزم و جزم تھا۔ اور ان دنوں میں آپ قصر کرتے رہے تو یہ مسئلہ پختہ ہو گیا کہ تین اور چار کے درمیان عزم و جزم کی صورت میں مسافر دوگانہ پڑھ سکتا ہے اس سے زیادہ کی کوئی فیصلہ کن دلیل نہیں ملی اور نماز فرض ہے۔ پختہ دلیل کے بغیر اس کا کچھ حصہ ترک کرنا درست نہیں اس لئے تین چار دن سے زیادہ قصر نہ کرنی چاہیئے۔ اور یہی اہل حدیث کا مذہب ہے۔

نوٹ:۔ تین چار دن تک رخصت صرف نماز کے لئے نہیں بلکہ افطار و جمعہ کے لئے بھی ہے۔ اور جو زیادہ کے قائل ہیں وہ بھی نماز قصر جمعہ و افطار میں کوئی فرق نہیں کرتے۔

عبداللہ امرتسری مدیر تنظیم اہلحدیث

۲۱ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ ۲ فروری ۱۹۳۹ء

تاجر دوگانہ پڑھ سکتا ہے

سوال:۔ کوئی شخص اپنی دکان کا سامان خریدنے کے لئے دوسرے شہروں کو جاتا ہے کیا وہ دوگانہ پڑھ سکتا ہے۔ اگر پڑھ سکتا ہے تو اپنے شہر سے کتنے فاصلہ پر جا کر دوگانہ پڑھے۔

ابراہیم پیپلز کالونی لائل پور

جواب:۔ دکان کے لئے سامان خریدنے کے لئے جائے یا کسی اور ضرورت کے تحت سفر پر روانہ ہو تو دوگانہ پڑھ سکتا ہے۔ سفر خواہ ریل کا ہو یا لاری کا۔ جب اپنے گاؤں یا شہر کی حدود سے نکل جائے تو دوگانہ شروع کر دے کیونکہ حدود سے نکلتے ہی دوگانہ شروع ہو جاتا ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

مسافر مقیم کی اقتدا میں

سوال:۔ مقامی امام جب چار رکعت ادا کر رہا ہو مسافر جماعت کے ساتھ شامل ہو کر دوگانہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔ اگر پڑھ سکتا ہے تو دو رکعت ادا کر کے سلام پھیر دے یا چار رکعت امام کے ساتھ ادا کرے بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مقامی امام ایک رکعت ادا کر چکا ہوتا ہے اور مسافر ساتھ ملتا ہے کیا مسافر دوگانہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔

ابراہیم
پیپلز کالونی لائل پور

جواب:۔ مقامی امام کے ساتھ پوری نماز پڑھنی پڑے گی۔ خواہ آخری التحیات میں ملے کیونکہ اس کی نماز کی بنا امام کی تکبیر تحریمہ پر ہے اور اس نے چار کی نیت باندھی ہے اور اگر امام مسافر ہو اور وہ پوری نماز پڑھے تو مقتدی مسافر کو بھی اس کے ساتھ چار پڑھنی پڑتی ہیں۔ جیسے حضرت عبداللہ بن عباس رضہ حضرت عثمان رضہ کے پیچھے چار رکعت پڑھا کرتے تھے۔ کسی نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے پوچھا کہ آپ مسافر کے لئے چار رکعت کے قائل نہیں پھر آپ حضرت عثمان رضہ کے پیچھے چار کیوں پڑھتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا الخلاف شر۔ یعنی مقتدی کو امام کی مخالفت کرنی بری ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ امام مقیم ہو تو اس کے پیچھے بطریق اولیٰ پوری نماز پڑھنی چاہیئے

عبداللہ امرتسری روپڑی

مسافر کا دو نمازیں جمع کرنا

سوال:۔ مسافر دو دوگانے اکٹھے ایک ہی وقت میں ادا کر سکتا ہے یا نہیں جب کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو۔ اور عصر بھی ساتھ ہی پڑھ لے۔

ابراہیم

پیپلز کالونی لائل پور

جواب:۔ مسافر کے لئے جمع نماز جائز ہے لیکن ترجیح اسی کو ہے کہ چلنے کے وقت یا اترنے کے وقت جمع کرے۔ ایک جگہ ٹھہرا ہوا ہو۔ مثلاً دو تین روز کے لئے قیام کیا ہوا ہو۔ تو ایسے مسافر کے لئے دوگانہ ثابت ہے۔ جمع ثابت نہیں اور چلنے کے وقت یا اترنے کے وقت جمع کرے تو وہ دوگانہ ہی پڑھے گا۔ کیونکہ مسافر پر دوگانہ ہی ہے۔ چلنے کے وقت اگر خیال ہو کر اپنی جگہ پہنچنے سے پہلے نماز کا وقت نہیں رہے گا اور رستہ میں بھی پڑھنے کا موقعہ نہیں ملے گا تو اس صورت میں پچھلی نماز کو پہلی نماز کے ساتھ جمع کرے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ مشکل زیادہ تر لاری میں پیش آتی ہے۔ ریل میں عموماً جگہ مل جایا کرتی ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی حال ماڈل ٹاؤن لاہور

بیمار کے لئے نماز قصر کا مسئلہ

سوال:۔ کیا بیمار کی نماز میں بھی مسافر کی نماز کی طرح قصر ہے یا نہیں۔

محمد فیروز دین نائب مدرس لوئر مڈل سکول چاہڑ

ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ

جواب:۔ بیمار کی نماز میں قصر نہیں آئی۔ ہاں دوسری طرح سے تخفیف آئی ہے۔ مثلاً کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھ لے۔ اگر بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو پہلو پر لیٹ کر سہی۔

عبداللہ امرتسری روپڑ

۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۶ھ ۳۰ جولائی ۱۹۳۷ء

جماعت کا بیان